سلسلة مطوية بالأردو (9)

1

ایمان کیا ہے؟

ما الإیمان؟

اعداد

ندیم اختر سلفی

داعية هندي

بجمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات

بحوطة سدير

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات في حوطة سدير

تحت إشراف وزارة الشؤون الإسلامية والدعوة والإرشاد

اسلامی بھائیو! اللہ تبارک وتعالیٰ پر ایمان رکھنا بلاشبہ عظیم مقصدوں میں سے ایک ہے ، ایمان ہی سعادت اور خوشی کی بنیاد ہے، ایمان ہی دنیا وآخرت میں اللہ کی رضا کا سرچشمہ ہے، ایمان ہی وہ جامع نصیحت ، ہدایت ، مکمل حُجت ودلیل اور اللہ عز وجل کی عظیم نعمت ہے جو اس نے اپنے بندوں میں سے جسے چاہا عطا کیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ﴾[الحجرات: 8-7] (ترجمہ: لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تمہارے لئے محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دے رکھی ہے اور کفر کو اور گناہ کو اور نافرمانی کو تمہارے نگاہوں میں ناپسندیدہ بنا دیا ہے ، یہی لوگ ہدایت والے ہیں)۔

صحیح مسلم(ح:38) اور مسند احمد میں سفیان بن عبداللہ الثقفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے کہا : اے اللہ کے رسول! مجھے اسلام کی کوئی ایسی بات بتادیجئے کہ جس کے بارے میں آپ کے بعد کسی اور سے نہ پوچھوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قُلْ آمَنْتُ بِاللهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ) "کہو میں اللہ پر ایمان لایا پھر اسی پر جم جاؤ"، یہ حدیث بتلاتی ہے کہ ایمان ایک ایسی جامع وصیت اور راہِ ہدایت ہے جس نے دنیا وآخرت میں بھلائی اور سعادت و نیک بختی کے تمام راستوں کو اپنے اندر سمیٹ رکھا ہے۔

اسلامی بھائیو! ایمان صرف ایک کلمہ نہیں جس کا بندہ صرف زبان سے کہہ دے تو کافی ہوجائے بلکہ ایمان تو زبان سے کہنے، دلوں میں اعتقاد رکھنے اور اعضاء جسم کے ذریعے اس پر عمل کرنے کا نام ہے۔

جیسا کہ صحیح بخاری (ح: 9) و مسلم (ح: 35)وغیرہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " (الإيمانُ بِضعٌ وسَبعونَ شُعبةً، فأفضَلُها قولُ : لا إلهَ إلا اللهُ، وأدناها إماطةُ الأذى عنِ الطَّريقِ، والحياءُ شُعبةٌ من الإيمانِ) (ترجمہ: ایمان کی شاخیں ستر سے کچھ اوپر ہیں ان میں سب سے افضل درجہ کی شاخ زبان و دل سے اس بات کا اقرار و اعتراف ہے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور سب سے کم درجہ کی شاخ کسی تکلیف دینے والی چیز کا راستہ سے ہٹا دینا ہےاور شرم و حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے)۔

تو ایمان وہ ہے جس کا تعلق زبان سے بھی ہو اور اس میں سب سے عظیم کلمہ توحید اور کلمہ رسالت (یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کی گواہی ہے، اور ایمان وہ ہے جس کا تعلق دل سے بھی ہو اور یہ وہی ٹھوس عقائد اور پختہ ایمان ہے جو (بندہ) دل میں رکھتا ہے، اور اسی قلبی اعتقاد میں سے دلوں کے اعمال بھی ہیں جیسے: حیاء، خوف، اللہ کی طرف پلٹنا اور توکل وغیرہ، اور ایمان کا حصہ وہ بھی ہے جس کا تعلق اعضاء جسم سے ہوتا ہے جیسے : نماز، روزہ وغیرہ عبادتیں جو بندوں کو اللہ کے نزدیک کرنے والی ہوں۔

اسلامی بھائیو! ایمان کی بنیاد چند بڑے اصول اور مضبوط ارکان پر قائم ہے، ان کے بغیر ایمان کی کوئی بنیاد نہیں، اور وہ ہیں:اللہ پر ایمان، اس کے فرشتوں پر ایمان، اس کی کتابوں پر ایمان، اس کے رسولوں پر ایمان، آخرت کے دن پر ایمان اور بھلی بُری تقدیر پر ایمان۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ ﴾ [البقرة: 177] (ترجمہ: ساری اچھائی مشرق ومغرب کی طرح منہ کرنے میں ہی نہیں بلکہ حقیقتاً اچھا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر ، فرشتوں پر، کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو)، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ ﴾ [البقرة:285] (رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتری اور مومن بھی ایمان لائے، یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پرایمان لائے)۔

تو یہ ایمان کے عظیم اصول ہیں جن پر ایمان کی بنیاد قائم ہے، جو ان اصولوں کو یا ان میں سے کسی کو نہ مانے تو اس کی اطاعت غیر مقبول اور اس کی عبادت کا کوئی فائدہ نہیں۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے صاف کہہ دیا ہے: ﴿ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴾ [المائدة:5] (منکرینِ ایمان کے اعمال ضائع اور اکارت ہیں اور آخرت میں وہ ہارنے والوں میں سے ہیں)۔